فارسی ضرب المثال کا
ہندوستانی زبان میں استعمال

ہندوستانی اور ایرانی سماج میں شاید ہی کوئی ایسا پہلو ہے جس میں ایک حد تک مماثلت نظر نہ آئے۔ دونوں ملکوں کے درمیان صدیوں پرانے اور قریبی تعلقات نے ان دونوں قوموں کو شیر و شکر بنا دیا ہے۔ اس تہذیبی اشتراک کی ایک زندہ مثال فارسی اور ہندوستانی ضرب الامثال ہیں جن کا مختصر جایزہ اس وقت مقصود ہے۔

امثال وحکم ہر زبان کا بنیادی اور اصل جز ہوتی ہیں۔ یہ ایک قوم کے رسم و رواج آداب، تاریخ، فضایل اور سرشت کی نمایندگی کرتی ہیں۔ چونکہ مفصل ترین مطالب و مفاہیم کو اس صنف میں مختصر ترین اور منتخب کلمات میں سمو دیا جاتا ہے اور یہ عام لوگوں کے ذوق، مشاہدات اور تجربات پر منحصر ہوتے ہیں، اس لیے یہ امثال وحکم، استعارات وکنایات اور اصطلاحات بن جاتے ہیں اور زبان زد خاص و عام ہو جاتے ہیں۔ اس وجہ سے یہ ادبی میراث کا سرمایہ بھی بن جاتے ہیں۔

ضرب الامثال کے ذریعے کسی بھی قوم کے عقاید اور رسم و رواج کا بڑی حد تک اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ ہر ضرب المثل میں کوئی نہ کوئی ایسی حکمت چھپی ہوتی ہے جو قومی دانش بینش کی ترجمانی کرتی ہے۔ اگر ہم ان ضرب الامثال کا روزمرہ کی زندگی میں

ڈاکٹر وجیہہ الدین

استعمال نہ کریں تو گفتگو نامکمل اور بے مزہ معلوم ہوتی ہے. جس قوم کے ادب میں امثال وحکم کا خزانہ جس قدر زیادہ ہوگا وہ قوم فکری لحاظ سے اسی قدر مالا مال ہوگی. ضرب الامثال کے استعمال سے گذشتہ نسلوں کے تجربات ان کی ترقی اور خوشحالی ان کے ذھنی فکر کی عکاسی موجودہ نسل کے ذریعہ ہوتی ہے. ضرب الامثال کا استعمال اکثر نصیحت دینے اور اخلاقی مسایل کو بیان کرنے یا کسی خاص نظریہ کی وضاحت کرنے کے لیے کیا جاتا ہے اپنی مخصوص ساخت و پرداخت اور اختصار کی وجہ سے ان میں ایک خاص تاثر اور دل کشی ہوتی ہے. ضرب الامثال کو ہم تین حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں. (۱) وہ ضرب الامثال جو کسی حقیقت کو مکمل طور پر بیان کرتی ہیں۔ ۲. دوسری قسم کی ضرب الامثال وہ ہیں جو روزمرہ کے تجربات کو بیان کرنے کے لیے استعمال ہوتی ہیں۔ ۳. تیسری قسم کی ضرب الامثال وہ ہیں جو عقل علمی جانکاری اور لوک گیت (FOLK LORE) سے متعلق ہوتی ہیں. اس قسم کی امثال میں مقامی مسایل، شادی بیاہ، موسم اور چاروں فصلوں وغیرہ کی طرف اشارہ ہوتا ہے۔

کچھ ضرب الامثال کو شیخ سعدیؒ اور مولانا رومؒ جیسے ناصح شعرأ نے نظم کا جامہ بھی پہنایا ہے. گلستان اور بوستان میں جس قدر ضرب الامثال کا استعمال پایا جاتا ہے. وہ اپنی مثال آپ ہے۔

ان ضرب الامثال کی وجہ سے گلستان میں سعدی کی نثر جاذبیت اور تاثر سے لبریز ہے جس کی وجہ سے فارسی نثر کی تاریخ میں اسے ایک امتیازی مقام حاصل ہے

ضرب الامثال کی ابتدأ کب اور کیونکر ہوئی اس کے متعلق صحیح طور پر کچھ معلوم نہیں ہے۔ عام طور پر ادباء ضرب الامثال کو ادب کی سب سے پرانی صنف مانتے ہیں جو زمانہ دراز سے ایک زبان سے دوسری زبان میں اور ایک نسل سے دوسری نسل میں

Scanned with CamScanner

مستقل ہوتی رہی ہیں، ضرب الامثال کی یہ تبدیلی ایک شخص سے دوسرے شخص ایک خانوادہ سے دوسرے خانوادہ ایک قوم سے دوسری قوم ایک لہجہ سے دوسرے لہجہ اور ایک علاقہ سے دوسرے علاقہ میں ہوتی یہی وجہ ہے کہ یہ امثال وحکم کسی ایک زمانے میں یا تاریخ کے کسی ایک دور میں مختلف لہجوں اور الگ الگ زبانوں میں تھوڑی سی تبدیلی کے ساتھ آج تک رایج ہیں اور آیندہ بھی ان کے رواج پر کوئی برا اثر پڑے اس کا امکان نظر نہیں آتا۔

ہندوستان اور ایران کے سیاسی، ثقافتی، فنی اور تجارتی تعلقات ھزاروں سال پرانے ہیں سنسکرت زبان اور قدیم فارسی زبان (اوستا) میں بہت حد تک مماثلت پائی جاتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ آریا پہلے ایران پھر ہندوستان میں وارد ہوئے اور یہاں آکر انہوں نے جس زبان کا استعمال کیا وہ سنسکرت کہلاتی اور جو آریہ قوم ایران میں رہی اس کی زبان اوستا، پہلوی اور بعد میں فارسی کہلائی، اسی بنا پر ان زبانوں کو (INDO IRANIAN LANGUAGES) انڈو آریائی زبانیں بھی کہا جاتا ہے۔

ھندوؤں کی مقدس کتاب رگ وید سے سب سے پہلے آریوں کی ہندوستان میں آمد کا پتہ چلتا ہے۔ سنسکرت زبان میں امثال وحکم اور اخلاق ونصیحت سے متعلق داستانیں موجود ہیں۔ ان کا ترجمہ فارسی زبان میں ہوا۔ مثال کے طور پر کلیلہ و دمنہ کو ہی پیش کیا جاسکتا ہے جس کا ساسانی دور میں سنسکرت سے پہلوی میں ترجمہ ہوا اور اس طرح اس میں استعمال ہونے والی سنسکرت کی ضرب الامثال کو بھی فارسی کا جامہ پہنایا گیا۔ ان سیاسی، ثقافتی، فنی اور تجارتی تعلقات کا نتیجہ یہ ہوا کہ ھندوستانی فکر و تہذیب سے نہ صرف ایرانی فکر و تہذیب متاثر ہوئی بلکہ ایرانی تہذیب نے بھی

Scanned with CamScanner

ہندوستانی تہذیب و فکر کو بہت حد تک متاثر کیا جس کا عکس ہماری روزمرہ کی زندگی اور زبان میں نمایاں طور پر آج بھی ظاہر ہے۔ ترکوں کے ہاتھوں شمالی ہندوستان کی فتح کے بعد یہ رشتے اور زیادہ پائیدار اور گہرے ہو گئے۔ ہندوستان میں آہستہ آہستہ علمی و تہذیبی زبان کے طور پر سنسکرت کی جگہ فارسی نے لے لی۔ مغلیہ حکومت کے قیام کے بعد فارسی نہ صرف شمالی ہندوستان میں بلکہ دکن میں بھی خوب برگ و بار لائی اور اس طرح ۱۲۰۶ - ۱۸۵۷ تک تقریباً ساڑھے چھ سو سال تک ہندوستان کی سرکاری، تہذیبی، علمی اور ادبی زبان رہی۔ اس دوران ایرانی شعرا، ادبا و فن کاروں کا ہندوستان آنا اور ہند و ایران کے درمیان تجارتی قافلوں کی بہ کثرت آمد و رفت کی وجہ سے بھی ایک دوسرے کی تہذیب و تمدن اور زبانیں بہت حد تک ایک دوسرے سے متاثر ہوئیں۔ ان دونوں تہذیبوں کی ہم آہنگی کے نتیجہ میں عوام آزادانہ طور پر ایک دوسرے کی زبان کے محاروں اور امثال و حکم کا استعمال کرنے لگے اور یہ ہماری زندگی کا لازمی جز بن گئے۔

ہندوستانی زبان میں جن فارسی ضرب الامثال کا کثرت سے استعمال ہوا ہے ان کو تین حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ ایک وہ جو مکمل طور پر فارسی زبان میں ہیں اور آج بھی اپنے اصل روپ میں ہی عموماً استعمال ہوتی ہیں۔ دوسری وہ ضرب الامثال ہیں جن کا فارسی زبان سے ہندوستانی زبان میں تقریباً ترجمہ ہوا ہے لیکن یہ ترجمہ ان کے اصلی روپ اور ماخذ کو فراموشی کے پردے میں چھپا نہ سکا۔ تیسری قسم کی وہ ضرب الامثال ہیں جن کی زبان بدل گئی ہے۔ لیکن دونوں زبانوں میں مفہوم ایک ہی ہے۔ ذیل میں ان تینوں اقسام کا ذکر علیحدہ علیحدہ کیا جا رہا ہے۔

۱۔ وہ فارسی ضرب الامثال جو ہندوستانی زبان میں ہوبہو مستعمل ہیں

آزمودہ را آزمودن جہل است

احمق در کار خود ہوشیار است

یا۔ دیوانہ بہ کار خویش ہوشیار

انتظار بدتر از مرگ است

از حلوا حلوا گفتن دھن شیریں نمی شود

بسلامت روی و باز آیی

یہ درج ذیل شعر کا مصرعۂ ثانی ہے جو ضرب المثل کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔

بہ سفر رفتنت مبارکباد / بہ سلامت روی و باز آیی

نشستند، گفتند برخاستند

یہ بھی درج ذیل شعر کا مصرعۂ ثانی ہے جو ضرب المثل کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔

پی مشورت مجلسی ساختند

نشستند، گفتند، برخاستند

یا

جوینده یابنده است

یا

خواستن توانستن است

جو فروش گندم نما

Scanned with CamScanner

چرا عاقل کند کاری که باز آرد پشیمانی

چیزی که عیان است چه حاجت به بیان است

یا

آفتاب آمد دلیل آفتاب

یا

عیاں راچہ بیان

(آخری دو شکلیں زیادہ مستعمل ہیں)

ہر چیز کہ خوار آید روزی بہ کار آید

یا

داشتہ آید بکار گرچہ سر مار

یا

ھرچہ آید بکار گرچہ سر مار

دانایی توانایی است

یا

توانا بود ھر کہ دانا بود

دنیا ھزار رو دارد

سگ باش برادر کوچک / خرد مباش

سیر از گرسنہ خبر ندارد

صدقہ رفعۂ بلاست

قرض مقراض محبت است

Scanned with CamScanner

کند ہمجنس با ہم جنس پرواز
کبوتر با کبوتر باز با باز
ملک خدا تنگ نیست پای گدا لنگ نیست
من تورا حاجی بگویم تو مرا حاجی بگو
نیم حکیم خطرۂ جان نیم ملا خطرۂ ایمان
ہر کہ آمد عمارتِ نو ساخت

سعدی کے درج ذیل شعر کا مصرعہ اولیٰ ہے جو ضرب المثل کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔

ہر کہ آمد عمارت نو ساخت
رفت و منزل بہ دیگر پرداخت

ذیل میں ایسی ضرب الامثال کا ذکر کیا جاتا ہے جو ہندوستانی زبان میں مستعمل ہیں لیکن ان کا فارسی زبان سے تقریباً ترجمہ کر لیا گیا ہے۔ بریکٹ میں متبادل اردو محاورے بھی دیئے ہیں)

آنچہ بہ خود نمی پسندی بہ دیگران مپسند
(جو خود نہ چاہو وہ دوسروں کے لیے بھی نہ چاہو
آواز دہل از دور خوش است
(دور کے ڈھول سہانے)

امساک بہترین دارو است
(پرہیز بہترین علاج ہے)

Scanned with CamScanner

اول اندیشہ وانگہی گفتار

(پہلے تولو پھر بولو)

پایت را بہ اندازہ گلیمت دراز کن

(جتنی چادر ہو اتنے پیر پھیلاؤ)

فارسی زبان میں اس مفہوم کی ادائیگی کے لیے ایک دوسرا ضرب المثل بھی مستعمل ہے جو یہ ہے:

لقمہ را بہ اندازہ دہانت بردار

پای شمع ہمیشہ تاریک است

(چراغ تلے اندھیرا)

تشنۂ خون کسی بودن

(خون کا پیاسا ہونا)

تیشہ بہ ریشۂ خود زدن

(اپنی جڑ آپ کھودنا یا اپنے پیر پر آپ کلہاڑی مارنا)

جنگ با نہنگ کردن و در دریا ماندن

(پانی میں رہ کر مگرمچھ سے بیر)

Scanned with CamScanner

چوب خدا صدا ندارد
هر کی بخورد دوا ندارد
(خدا کی لاٹھی بے آواز ہوتی ہے)

حبہ راقبہ کردن
(رائی کا پہاڑ بنانا)

خود را نصیحت و دیگران را نصیحت
(اپنے کو نصیحت دوسروں کو نصیحت)

درخت بر بار سنگ می خورد
(پھل دار درخت ہی پتھر کھاتے ہیں)

در دروازہ رامی توان بست
امام دھن مردم رانمی توان بست
(مارتے کا ہاتھ روک سکتے ہیں، بولتے کی زبان نہیں)

دشمن راتتوان حقیر و بیچارہ شمرد
(دشمن کو کمزور نہ سمجھو)

Scanned with CamScanner

دل دل را میکشد   یا   دل بدل راہ دارد

(دل سے دل کو راہ ہوتی ہے)

ہر سگی در خانۂ صاحبش شیر است

(کتا بھی اپنے مالک کے گھر میں شیر ہوتا ہے)

درج ذیل دو ضرب الامثال بھی فارسی زبان میں اسی مفہوم کی ادائیگی کے لیے استعمال ہوتی ہیں۔

سگ ہمیشہ در خانۂ صاحبش پارس می کند

بہ شہر خویش ہر کسی شہریار است

آہن آہن را می شکند

(لوہا لوہے کو کاٹتا ہے)

ذیل میں دو اور ضرب الامثال جو اسی مفہوم کی ادائیگی کے لئے فارسی زبان میں استعمال ہوتی ہیں، پیش کی جا رہی ہے۔

سنگ سنگ را می شکند

فقط الماس الماس را می برد

صبر تلخ است ولیکن بر شیریں دارد

(صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے)

Scanned with CamScanner

عجلہ کار شیطان است
(جلدی کا کام شیطان کا)

غرقہ بہ ہر چیزی زند دست
(ڈوبتے کو تنکے کا سہارا)

قطرہ قطرہ جمع گردو نگہی دریا شود — (ناصر خسرو)
(قطرہ قطرہ دریا ہوتا ہے)

کوہ کندن و موش برآوردن
(کھودا پہاڑ نکلا چوہا)

گربہ ہمہ شب بخواب بیند دنبہ
(بلی کے خواب میں چھیچھڑے)

فارسی زبان میں درج ذیل دو مزید ضرب الامثال بھی اسی مفہوم کی ادائیگی کے لیے مستعمل ہیں۔

شتر در خواب بیند پنبہ دانہ
یا
آدم گرسنہ خواب نان تازہ رامی بیند
گویم مشکل وگرنہ گویم مشکل

Scanned with CamScanner

(کہوں تو مشکل نہ کہوں تو مشکل)

ماہی بزرگ ماہی کوچک را می خورد
(بڑی مچھلی چھوٹی مچھلی کو نگل جاتی ہے)

مردن بہ عزت بہ از زندگانی در مذلت است
(ذلت کی زندگی سے عزت کی موت بہتر)

مہمان و ماہی بعد از سہ روز می گندند
یا
مہمان تا سہ روز عزیز است
(مہمان بس تین دن کا)

نابردہ رنج گنج میسر نمی شود
(محنت سے راحت ہے)

نمک بر سوختہ پاشیدن
یا
نمک بر زخم کسی پاشیدن
یا

جلے پر نمک چھڑکنا

یا

کٹے پر نمک چھڑکنا

یا

زخم پر نمک چھڑکنا

نیکی کن و در دجلہ بنداز

(نیکی کر دریا/کنویں میں ڈال)

(تو نیکی می کن و در دجلہ انداز/ کہ ایزد در بیابانت دھد باز)

وقت را غنیمت شمار

(وقت کو غنیمت جانو)

حافظ نے اس ضرب المثل کو اس مصرعہ میں اس طرح ادا کیا ہے

وقت را غنیمت دان آنقدر کہ بتوان ـــــ (حافظ)

ھر چہ پیش آید خوش آید

(جو ہوتا ہے بہتر ہوتا ہے)

ہر چہ کاری ھمان بدروی

(جیسی کرنی ویسی بھرنی یا جو بوؤ گے وہ کاٹو گے)

Scanned with CamScanner

هر چہ کنی بخود کنی
گر ہمہ نیک و بد کنی
یا
بجز کشتۂ خویش ندروی
(سعدی)

یک انار و صد بیمار
(ایک انار سو بیمار)

خانہ خراب شدن
یا
فلک زدہ شدن
(خانہ خراب ہونا یا برباد ہونا)

خون دل / خون جگر خوردن
(تکالیف برداشت کرنا)

دست و پای کسی رابستن
(بے یار و مددگار کرنا)

تیسری قسم کی ضرب الامثال جو فارسی اور ہندوستانی دونوں زبانوں میں مشترکہ طور پر مستعمل ہیں لیکن ان کی زبان مختلف ہے۔

Scanned with CamScanner

درج ذیل میں بریکٹ میں متبادل اردو محاورے بھی دیئے جاتے ہیں

آدم مار گزیدہ از ریسمان سیاہ و سفید می ترسد

(دودھ کا جلا چھاچھ بھی پھونک کر پیتا ہے)

فارسی زبان میں اُس مفہوم کی ادائیگی کے لیے ایک اور ضرب المثل یہ ہے۔

از سایہ خود ترسیدن

درج ذیل تینوں ضرب الامثال ایک ہی مفہوم کی ادائیگی کے لیے مستعمل ہیں۔

از ریگ رُوغن کشیدن

از رود خشک ماھی گرفتن

از آب کرہ گرفتن

(سعی لاحاصل)

از پس هر گریہ آخر خندہ ای است

(ہر تکلیف کے بعد راحت ہوتی ہے)

یا

پایان شب سیہ سفید است

بیگاری بہ از بیکاری

(بیٹھنے سے بیگاری بھلی)

نفس بالا بہ ریش صاحبش بر می گردد

Scanned with CamScanner

اس مفہوم کو ہندوستانی زبان میں ضرب المثل کے ذریعہ تین طرح سے ادا کیا جاتا ہے۔

چاند پر تھوکو تو اپنے منہ پر آئے

یا

چاند پر خاک ڈالو تو اپنے منہ پر آئے

یا

کیچڑ میں ڈھیلا پھینکو گے تو چھینٹیں اپنے اوپر بھی آئیں گی

حلوا خوردن را روی باید

(یہ منہ مسور کی دال)

حیلہ جورا حجت ان بسیار

(ناچ نہ جانے آنگن ٹیڑھا)

اس مفہوم کو فارسی زبان میں دو اور ضرب الامثال کے ذریعہ ادا کیا جاتا ہے وہ یہ ہیں۔

عروس رقص بلد نیست می گوید دلوار کج است

یا

کارگر کار بلد نیست می گوید ابزار خراب است

خر پیر د افسار رنگین

(بوڑھی گھوڑی لال لگام)

خرچہ داند قیمت نقل و نبات
(بندر کیا جانے ادرک کا سواد)

خر بخراسان بردن
خورمہ بعراق بردن
چشمہ پیش دریا بردن
آئینہ بحلب بردن
زیرہ بکرمان بردن شکر بہ خوزستان بردن
(الٹے بانس بریلی کو)

فارسی زبان میں درج بالا پانچوں ضرب الامثال کا استعمال ایک ہی مفہوم کی ادائیگی کے لیے کیا جاتا ہے۔

خیال خام پختن
(ہوائی قلعے بنانا)

دنیا دار مکافات است
(جیسی کرنی ویسی بھرنی)

در دیگ شراکت جوش نمی آید
(ساجھے کی ھانڈی چوراہے پر پھوٹتی ہے)

Scanned with CamScanner

روز از نو روزی از نو

(ھر دن نیا دانہ نیا پانی)

شیخ صورت دیو سیرت

(منہ میں رام بغل میں چھری)

صید را چون اجل آید سوی صیاد رود

(گیدڑ کی موت آتی ہے تو شہر کی طرف دوڑتا ہے)

علاج واقعہ قبل از وقوع باید کرد

(وقت سے پہلے تدبیر کرنا)

گربہ دستش بہ گوشت نمی رسد می گوید بو می دھد

(انگور کھٹے ہیں)

گرگ نگہبان گوسفند

(ہڈی کے گودام پر کتے کا پہرہ)

نقش از گلیم میرود از دل نمیرود

(دل کے گھاؤ نہیں مٹتے یا بھرتے)

Scanned with CamScanner

نمک خوردن نمک دان شکستن
(جس تھالی میں کھانا اسی میں چھید کرنا)

نہ راہ پس و نہ راہ پیش داشتن
(آگے کنواں پیچھے کھائی)

ہر چہ بادا باد
(جو ہو سو ہو)

یٰسین بر گوش خر خواندن
(بھینس کے آگے بین بجانا)

یا

(اندھے کے آگے رونا اپنا دیدہ کھونا)

پند بہ نادان، بارانست در شورستان
(نادان کی دوستی جی کا جنجال)

جیسا کہ ہم نے اوپر ذکر کیا ہے کہ ایران اور ہندوستان کے عوام کے باہمی تعلقات کی وجہ سے دونوں تہذیبیں ایک دوسرے سے بہت حد تک متاثر ہوئیں. ضروری نہیں کہ صرف درج بالا ضرب الامثال فارسی زبان سے ہندوستانی

زبان میں آئیں ہوں بلکہ ان میں سے کچھ ضرب الامثال ایسی بھی ہوں گی جو ہندوستانی زبان سے فارسی زبان میں منتقل ہوئی ہوں یہ ایک اہم اور دلچسپ موضوع ہے اس پر کام کرنے کے لیے ہندوستانی اور ایرانی سماجی تاریخ، دونوں ملکوں کی زبانیں اور لسانی روایات سے کماحقہٗ واقفیت ضروری ہے۔ اس سلسلہ میں مزید تحقیقی کام زبان شناسوں کا ہے امید ہے وہ اس سلسلہ کو آگے بڑھائیں گے۔ اور ایران و ہند کے مابین سماجی تماثلت کو اجاگر کریں گے۔

ماٰخذ

۱. محمد سرفراز ظفر، ضرب الامثال مشترک زبان فارسی و پنجابی (مقالہ صفحہ ۲۰۹-۲۰۱) دانش، فصلنامہ رایزنی فرہنگی جمہوری اسلامی ایران، شمارہ نمبر ۵-۷، اسلام آباد۔ ۱۳۶۵ ھ ش

۲. عبداللہ تنبری، فرہنگ ضرب المثل ہای انگلیسی فارسی "رہنما" ویراستار علی اکبر جعفرزادہ، چاپ اول "تہران" ۱۳۷۲۔

۳. فیروزالدین، فیروزاللغات (اردو جامع) دہلی۔ ۱۹۷۶۔

۴. س، حیتیم ضرب المثلہای فارسی و انگلیسی، تہران، ۱۳۳۷۔

★